الحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

”روزہ اور رمضان“(for before 09)

(۱) اللہ پاک میرے ساتھ ہے، اللہ پاک مجھے دیکھ رہا ہے

امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ (رمضان شریف سے دو مہینے پہلے) رجب کے مہینے میں والد صاحب (یعنی مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کو خواب میں دیکھا، فرما رہے تھے: احمد رَضَا! آنے والے رمضان میں تم بیمار ہو جاؤ گے اور بیماری زیادہ ہو گی تو روزہ نہ چھوڑنا۔ (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں:) اللہ پاک کا شکر ہے کہ جب سے روزے فرض ہوئے کبھی نہیں چھوڑے، نہ سفر میں، نہ بیماری میں، کسی حالت میں کوئی روزہ نہیں چھوڑا۔ (جیسا خواب میں آکر اللہ پاک کے ولی، بہت بڑے مُفتی یعنی والد صاحب نے فرمایا تھا، ویسا ہی ہوا) رمضان شریف میں بیمار ہوا اور بہت بیمار ہوا مگر اللہ پاک کے کرم سے روزے نہ چھوڑے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص 413 مُلخصاً)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت (یعنی سچّے واقعے) سے معلوم ہوا کہ نیک لوگ عبادت کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں اور بیماری میں بھی نماز اور روزہ وغیرہ نہیں چھوڑتے اور ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر نماز، روزہ، تراویح وغیرہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم دل لگا کر اللہ پاک کی عبادت کریں۔ **ہاں!** طبیعت زیادہ خراب ہو تو بچّوں کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

....

(2) کیا اس نے رمضان کے روزے نہ رکھے؟

ایک نیک مسلمان شہید ہو گئے (یعنی اللہ پاک کو خوش کرنے کے لیے جنگ لڑتے ہوئے، لڑائی کے دوران فوت ہوئے)، ایک سال بعد ان کے بھائی بھی فوت ہو گئے۔ جنّتی صحابی، حضرت طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے خواب میں اس (ایک سال بعد انتقال کرنے والے بھائی) کو دیکھا کہ شہید (بھائی) سے جنّت میں آگے آگے جا رہے ہیں (یعنی بعد میں انتقال کرنے والے کا ثواب شہید سے بھی زیادہ تھا)۔ انہوں نے یہ خواب حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بتایا تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جو بعد میں فوت ہوا ہے، کیا اُس نے ایک رمضان کا روزہ نہ رکھا (یعنی ایک مہینے کے روزے زیادہ

رکھے)! اور ایک سال کی نماز ادا نہ کی! (یعنی اگر بعد میں انتقال کرنے والے کا ثواب زیادہ ہے تو اُس کی عبادت، شہید کی عبادت سے زیادہ تھی اور اُس نے ایک سال کے روزے زیادہ رکھے تھے۔) (مسند احمد، مسند ابی اسحاق ابی محمد طلحۃ بن عبد اللہ، رقم 1403، ج1، ص344 بتغیر)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت سے یہ پیاری بات پتا چلی کہ زیادہ زندگی (life) ہونا اللہ پاک کی نعمت (favour) ہے کہ زیادہ زندگی ہو گی تو اللہ پاک کی عبادت زیادہ ہو سکتی ہے۔ ہمیں رمضان شریف میں زیادہ زیادہ نیکیاں کرنی چاہئیں، ہر جگہ، اس مہینے میں روزے رکھنے چاہئیں، پانچ نمازوں کے ساتھ تراویح کی نماز (جو عشاء کے فرض اور سنّتوں کے بعد بیس (20) رکعت پڑھی جاتی ہے، وہ) بھی پڑھنی چاہیے، زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھنا چاہیے اور درود شریف بھی زیادہ سے زیادہ پڑھنے چاہئیں۔

....

(3) میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عادتیں

حضرتِ ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھلائی (goodness یعنی اچھے کاموں) میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی (generous یعنی غریبوں وغیرہ کی مدد فرماتے) تھے اور رمضان شریف میں جب حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آپ سے ملاقات کرتے تو اور زیادہ سخاوت (غریبوں وغیرہ کی مدد) فرمایا کرتے۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے رمضان شریف کے مہینے کی ہر رات ملاقات کیا کرتے، اسی طرح پورا مہینا آتے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اُن کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھا کرتے۔ جب حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آپ سے ملتے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ بھلائی (goodness یعنی اچھے کاموں) میں سخاوت (generous یعنی غریبوں وغیرہ کی مدد) فرماتے۔" (صحیح البخاری، کتاب الصوم، الحدیث1902، ص148)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس سچّے واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ جس طرح پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام رمضان کے مہینے میں خاص طور پر (especially) اللہ کی پیاری کتاب قرآن کی تلاوت کرتے تھے تو ہمیں بھی اس مہینے میں خوب خوب قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہیے دوسری بات اس سے یہ سیکھنے کو ملی کہ اس مہینے میں نیکی کے کام زیادہ سے زیادہ کرنے چاہئیں کیونکہ یہ تو وہ مہینا ہے جس میں نفل کا ثواب بھی فرض کے برابر دیا جاتا ہے۔

....

(4) روزے دار کی سانس اور شیطان

ایک نیک شخص مسجد کی طرف جارہا تھا، اس نے مسجد میں دو آدمی دیکھے جن میں سے ایک نماز پڑھ رہا تھا اور دوسرا مسجد کے دروازے پر سویا ہوا تھا جبکہ شیطان باہر پریشان کھڑا تھا۔ اس نیک شخص نے شیطان سے پوچھا: میں تجھے حیران (surprised) کیوں دیکھ رہا ہوں؟ شیطان نے جواب دیا: اس مسجد میں ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے جب بھی میں اس کے پاس نماز میں وسوسے ڈالنے کے لئے مسجد میں جانے کی کوشش کرتا ہوں تو مسجد کے دروازے پر سونے والے شخص (کہ جس کا روزہ ہے) کے سانس مجھے مسجد میں جانے سے روک دیتے ہیں۔ (حکایتیں اور نصیحتیں ص85)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس سچّے واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ روزہ دار کی سانسوں سے بھی شیطان ڈرتا ہے تو روزہ رکھنے والا بہت خوش نصیب (lucky) ہے۔ ہمیں چاہیے کہ رمضان شریف میں تو روزے رکھیں ہی ساتھ ساتھ رمضان شریف کے علاوہ نفل روزے بھی رکھیں۔

....

(5) رمضان سے محبّت کرنے والا

محمّد نام کا ایک آدمی پورا سال تو نَماز نہ پڑھتا تھا مگر جب رمَضان شریف کا پیارا مہینا آتا تو وہ پاک صاف کپڑے پہنتا اور پانچوں وَقت نَماز پڑھتا اور پورے سال جو جو نمازیں، اُس نے چھوڑی ہوتیں، وہ قضاء پڑھ لیتا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا: تُو ایسا کیوں کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا: یہ مہینا رحمت والا اور توبہ والا ہے، شاید اللہ پاک مجھے اِسی وجہ سے مُعاف فرمادے۔ جب وہ فوت ہو گیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھا تو پُوچھا: اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ اُس نے جواب دیا: اللہ پاک نے مجھے رمضان کا ادب (respect) کرنے کی وجہ سے مُعاف کر دیا۔ (دُرَّۃُ النَّاصِحِین ص8)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت سے یہ پیاری بات پتا چلی کہ رمضان کے پیارے مہینے میں خاص طور پر عبادات کرنی چاہئیں، خصوصی طور پر فرض نمازیں سب کی سب پڑھنی چاہئیں، گناہوں سے خود کو بچائیں اور زیادہ سے زیادہ قرآنِ پاک پڑھیں، اللہ پاک کا ذکر کریں، درود شریف پڑھیں۔

اِس حِکایت سے کہیں کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اب تو (مَعَاذَ الله) سارا سال نَمازوں کی چُھٹّی ہو گئی ! صِرف رَمَضان شریف میں روزہ رکھ لیں گے، نَماز پڑھ لیا کریں گے اور سیدھے جنّت میں چلے جائیں گے۔ **یاد رہے!** مُعاف کرنا یا عذاب کرنا یہ سب کچھ اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے، ترجمہ (Translation):
تو جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ پاک ہر چیز پر قادر ہے (یعنی جو چاہے، وہ کر سکتا ہے)۔

(پ 3، البقرہ 284) (کنزالعرفان)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت (یعنی سچّے واقعے) سے ہمیں یہ پیاری بات پتا چلی کہ ہمیں اللہ پاک کی رحمت سے اُمید (hope) بھی رکھنی چاہیے اور اُس کے عذاب (punishment) سے بھی ڈرنا چاہیے۔ یاد رہے کہ ہمیں پورے سال پانچوں نمازیں پڑھنی ہیں۔

....

(6) بچّوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت مولانا احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چھوٹے سے تھے کہ رمضان کا پیارا مہینا آیا تو اس میں اعلیٰ حضرت کا پہلا روزہ رکھنے کا پروگرام (program) رکھا گیا، گھر میں افطاری کے لیے خوب سامان تیار کیا گیا، ایک کمرے میں فیرنی (دودھ سے پکے ہوئے چاول کی میٹھی ڈش۔dish) کے پیالے جمانے کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ دوپہر ہوئی تو سخت گرمی تھی، اعلیٰ حضرت کے والد صاحب آپ کو کمرے میں لے گئے اور دروازہ بند کرکے ایک پیالہ اٹھا کر دیتے ہیں کہ "اِسے کھالو۔"
اعلیٰ حضرت جو اس وقت بچے تھے عرض کرنے لگے کہ "میرا تو روزہ ہے، میں کیسے کھاؤں؟" والد صاحب نے فرمایا کہ: "بچّوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے، لو کھالو، میں نے دروازہ بند کر دیا ہے، کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے (یہ مسئلہ بھی یاد رہے کہ بچہ روزہ رکھے اور کھانا مانگے تو کھانا وغیرہ دینا ہوگا)۔ اعلیٰ حضرت نے عرض کیا کہ: "جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے، وہ (یعنی اللہ پاک) تو دیکھ رہا ہے۔ یہ سنتے ہی اعلیٰ حضرت کے والد صاحب کی آنکھوں سے (خوشی) کے آنسو نکل آئے اور کمرہ کھول کر آپ کو باہر لے آئے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۸۷، مکتبہ نبویہ لاہور)
پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس سچّے واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ اگر ہمارا واقعی یہ ذہن بن جائے کہ "اللہ دیکھ رہا ہے۔" تو ہم اللہ کو خوش کرنے والے کاموں میں لگ جائیں گے اور اللہ پاک کی ناراضی والے کاموں سے بچ جائیں گے۔ اس حکایت سے یہ بھی سیکھنے کو ملا کہ بچپن ہی سے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کا سلسلہ ہونا چاہیے۔

خود اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: ”بچے کی عمر (age) جیسے ہی سات سال پوری ہو جائے تو اُس کے والد صاحب وغیرہ پر لازِم ہے کہ اسے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کا حکم دے“۔ (فتاویٰ رضویہ ج10، ص345)

....

(7) آگ کی عبادت کرنے والے پر رحمت

کسی شہر میں ایک آگ کی عبادت (worship) کرنے والا رہتا تھا، ایک مرتبہ رَمَضان شریف میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ مسلمانوں کے بازار سے گُزر رہا تھا۔ اُس کے بیٹے نے کوئی چیز سب کے سامنے کھانی شُروع کر دی۔ اُس غیر مسلم نے جب یہ دیکھا تو اپنے بیٹے کو ایک تھپڑ (slap) مارا اور خوب ڈانٹ کر کہا: تجھے رَمَضان کے مہینے میں مسلمانوں کے بازار میں کھاتے ہوئے شَرم نہیں آتی؟ لڑکے نے جواب دیا: ابّا! آپ بھی تو رَمَضان میں کھاتے ہو۔ اُس نے کہا: میں مسلمانوں کے سامنے نہیں اپنے گھر کے اندر چُھپ کر کھاتا ہوں۔ کچھ وقت بعد اُس شخص کا اِنتِقال ہو گیا۔ کسی نے خواب میں اُس کو جنّت میں چلتے ہوئے دیکھا تو حیرت (surprise) سے پُوچھا: تم تو آگ کی عبادت کرتے تھے، جنّت میں کیسے آ گئے؟ کہنے لگا: واقعی میں غیر مسلم تھا، لیکن جب میری موت کا وَقت قریب آیا تو **اللہ** پاک نے رَمَضان شریف کا ادب (respect) کرنے کی وجہ سے مجھے مرنے سے پہلے ایمان دے دیا (یعنی میں مسلمان ہو گیا تھا) اور مرنے کے بعد جنّت بھی دے دی۔ (نُزھۃُ الْمجالِس ج1، ص217)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس سچّے واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ رَمَضان شریف کا ادب (respect) کرنے کی وجہ سے ایک آگ کی عبادت کرنے والا مسلمان ہو گیا اور جنّت میں بھی چلا گیا۔ تو ہمیں چاہیے کہ ہم مسلمان رمضان شریف کا بہت زیادہ ادب کیا کریں۔

....

(8) زبان کا غلط استعمال

حضرتِ سَیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں، **اللہ پاک** کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو ایک دِن روزہ رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: "جب تک میں تمہیں اِجازت نہ دوں، تم میں سے کوئی بھی روزہ اِفطار نہ کرے۔" لوگوں نے روزہ رکھا۔ جب شام ہوئی تو تمام صحابہ کِرام ایک ایک کر کے آتے اور کہتے:

یَارَسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ! میرا روزہ ہے، مجھے اِجازت دیجئے تاکہ میں روزہ کھول لوں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اُسے اِجازت دے دیتے۔ ایک صحابی نے حاضِر ہو کر عَرض کی: میرے آقا! میرے گھر والوں میں سے دو لڑکیاں بھی ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہے، اُنہیں بھی اجازت دیجئے تاکہ وہ بھی روزہ کھول لیں۔ اللہ پاک کے مَحبوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے اُن سے اپنا پیارا چہرہ (منہ شریف) دوسری طرف کر لیا، اُنہوں نے دوبارہ عَرض کی۔ آپ نے پھر ایسا ہی فرمایا۔ جب تیسری بار اُنہوں نے کہا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اُن لڑکیوں نے روزہ نہیں رکھا، انہوں نے کیسا روزہ رکھا ہے؟ وہ تو سارا دن لوگوں کا گوشت کھاتی رہی ہیں! جاؤ، ان دونوں کو کہو کہ اگر اُنہوں نے روزہ رکھا تھا تو اُلٹی کر دیں۔ وہ صحابی رَضِیَ اللہُ عَنۡہ اُن کے پاس گئے اور انہیں ساری بات بتائی تو اُن دونوں نے اُلٹی کی، جس سے خُون وغیرہ نِکلا۔ اُن صحابی نے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کے پاس آکر یہ بات بتائی۔ مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"اگر یہ اُن کے پیٹوں میں باقی رہتا، تو اُن دونوں کو آگ کھاتی۔" (کیوں کہ انہوں نے غیبت کی تھی)۔

(الترغیب والترہیب ج3، ص328)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت سے یہ پیاری بات پتا چلی کہ اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کو چھپی ہوئی باتوں (hidden things) کا علم بھی دیا ہے، جبھی تو اُن لڑکیوں کے بارے میں مسجِد شریف میں بیٹھے بیٹھے بتا دیا۔ اِس سے یہ بھی پتا چلا کہ غیبت (مسلمانوں کی بُرائیاں) اور دُوسرے گناہ کرنے سے روزے میں بہت تکلیف ہو سکتی ہے۔ (فیضانِ رمضان ص95، 96 بالتغیر)

....

(9) دن بھر دودھ نہ پیتے

حضرت شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی ولادت (birth) رمضان کے پیارے مہینے میں ہوئی اور پہلے دن ہی سے روزہ رکھا۔ سحری سے لے کر افطاری تک آپ اپنی والدہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی والدہ صاحبہ کہتی ہیں کہ "جب میرا بیٹا عبد القادر پیدا ہوا تو رمضان شریف میں دن کے وقت دودھ نہ پیتا تھا۔" (بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار، ص172)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس سچّے واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ حضور غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ، اللہ پاک کے کرم سے ولی (holy man) بن کر پیدا ہوئے تھے۔ اسی لیے رمضان شریف کے مہینے میں آپ نے بچپن میں بھی روزہ رکھا، دوسری بات یہ بھی پتا چلی کہ بعض بزرگ ایسے بھی گزرے ہیں کہ اللہ پاک نے ان کے دل میں بچپن ہی سے رمضان شریف کا ادب (respect) ڈال دیا تھا، ہمیں بھی رمضان شریف کا ادب کرنا چاہیے۔

www.farzuloom.net

....

(۱۰) پہلے کے بزرگ (یعنی نیک لوگ)

بہت پہلے ایک بزرگ حضرتِ شَمعُون رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ تھے، جنہوں نے ہزار مہینے اس طرح عِبادت کی کہ رات کو عبادت کرتے، دن میں روزہ بھی رکھتے اور اللہ پاک کے دین کو عام کرنے کے لیے، غیر مسلموں سے جہاد (بھی) کرتے (یعنی لڑتے)، طاقتور اتنے تھے کہ لوہے (iron) کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔

غیر مسلموں نے آپ کو شہید (یعنی قتل) کرنے کی بہت کوشش کی مگر وہ قتل نہ کر سکے تو انہوں نے بہت سے مال (wealth) کا لالچ دے کر آپ کی بیوی کو کہا کہ جب یہ سو جائیں تو اُن کو باندھ کر ہمیں بتا دینا۔ جب آپ سو گئے تو بیوی نے رسیوں سے آپ کو باندھ دیا، آپ کی آنکھ کھلی، آپ نے اپنے جسم کو ہلایا تو ساری رسیّاں ٹوٹ گئیں۔ پھر اپنی بیوی سے پوچھا: مجھے کِس نے باندھ دیا تھا؟ کہنے لگی کہ میں تو آپ کی طاقت دیکھ رہی تھی کہ آپ اِن رسیّوں سے کس طرح باہر آتے ہیں۔ دوسری بار جب آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ سوئے تو اُس نے آپ کو لوہے کی زنجیروں (Iron chains) سے اچھّی طرح باندھ دیا۔ جیسے ہی آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی آنکھ کُھلی، آپ نے فوراً زنجیریں (chains) توڑ دیں۔ بیوی نے پھر وہی کہا کہ میں تو آپ کی طاقت دیکھنا چاہتی تھی۔ حضرتِ شَمعُون رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے اپنی بیوی سے کہہ دیا کہ مجھ پر **اللہ** پاک کا بڑا اکرم ہے۔ مجھے دُنیا کی کوئی چیز باندھ نہیں سکتی مگر، "میرے سَر کے بال"

تیسری بار جب آپ سوئے تو اس عورت نے آپ کو آپ ہی کے بالوں سے باندھ دیا۔ اب جب آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی آنکھ کھلی تو آپ بستر سے نہیں اُٹھ پائے۔ اُس عورت نے فوراً آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے دشمنوں کو بلا لیا۔

ظالم غیر مسلموں نے حضرتِ شَمعُون رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کو ایک سُتُون (pillar) سے باندھ دیا اور بہت بُری طرح اُن کے ناک، کان کاٹ ڈالے اور آنکھیں نِکال لیں۔ اس پر اللہ پاک کے حکم سے زمین نے اُن غیر مُسلموں کو اپنے اندر لے لیا اور اُس بیوی پر بجلی گری (struck by lightning) تو وہ بھی جل گئی۔ (ماخوذ از مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص306)

صَحابہ کِرام نے جب یہ حکایت سنی (یعنی یہ سچّا واقعہ سنا) تو انہوں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ سے کہا: یارسول **اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ! ہماری عمر (age) تو بہُت کم ہے۔ اِس میں بھی کچھ وقت سونے میں گُزرتا ہے تو کچھ کمانے، کھانے اور دیگر کاموں میں نکل جاتا ہے تو ہم اتنی عِبادت نہیں سکتے اور یُوں بَنی اِسرائیل ہم سے زیادہ عِبادت کرنے والے ہو جائیں گے۔

اُمَّت سے محبت کرنے والا آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ سُن کر غم میں آگئے (sad ہوگئے)۔ اُسی وَقت حضرتِ جِبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام قرآنِ پاک کی سورت (سورۃ القدر) لے کر آئے (یعنی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ مکمل سورت لے کر آئے) جس میں یہ بھی ہے کہ، آپ کی اُمَّت کو ہم نے ہر سال میں ایک ایسی رات دی کہ اگر وہ اُس رات میں اللہ پاک کی عِبادت کریں گے تو اِن کی وہ عبادت حضرتِ شَمْعُون کے ہزار ماہ کی عِبادت سے بھی زیادہ ہو جائے گی (اور وہ رات شبِ قدر ہے)۔ (ماخوذ از تفسیر عزیزی ج4، ص434)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس سچّے واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ جسے اللہ کریم اپنا دوست اور ولی بنالے اس کی طاقت عام لوگوں کی طاقت سے بہت زیادہ ہوتی ہے دوسری بات یہ بھی پتا چلی کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہم سے بہت محبت فرماتے ہیں اور اللہ کریم نے ہم پر یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ اُس نے ہزار مہینوں سے بھی بہتر (better) رات یعنی شب قدر ہمیں دی کہ اگر ہم اس رات میں عبادت کریں تو ہمیں ہزار مہینے کی عبادت سے بھی زیادہ ثواب ملے۔ (بعض علماء فرماتے ہیں کہ) یہ رات رمضان شریف کی آخری دس راتوں میں ہوتی ہے (اور کئی علماء فرماتے ہیں کہ یہ رات رمضان شریف کی ۲۷ ویں (27th) رات ہے) تو رمضان شریف کے پورے مہینے اور اس کی آخری راتوں میں اللہ پاک کی عبادت زیادہ سے زیادہ کرنی چاہیے۔

....

(۱۱) رمضان کے آخری جُمُعے کا بیان

ایک بزرگ (یعنی نیک آدمی) رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رَمَضان کے آخری جمعہ کے دن اللہ پاک کے نیک بندے حضرت منصور بن عمار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس گئے تو وہ رَمضان شریف کے روزوں اور راتوں کی عبادت کے ثواب کے بارے میں بتا رہے تھے پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے لوگو! کیا یہ توبہ کا مہینا نہیں؟ کیا یہ معافی ملنے کا مہینا نہیں؟ کیا اس پیارے مہینے میں جنت کے دروازے نہیں کھولے جاتے؟ کیا اس میں جہنّم کے دروازے بند نہیں کئے جاتے؟ کیا اس میں شیطانوں کو بند نہیں کیا جاتا؟ تو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اتنے بڑے ثواب سے دور ہو اور نیک کام کرنے کی جگہ گناہ کرتے رہتے ہو۔ اللہ پاک سے توبہ کرو! یہ سنتے ہی سب لوگ زور زور سے رونے لگے۔ ایک جوان روتا ہوا کہنے لگا: یہ بتائیں کہ کیا میرے روزے قبول (accepted) ہوئے؟ کیا میرا رمضان کی راتوں میں عبادت کرنا (نماز پڑھنا، تراویح پڑھنا، قرآن پاک کی تلاوت کرنا، قرآن پاک کی تلاوت سُننا) قبول ہوا؟ اور مجھ سے تو بہت سارے

www.farzuloom.net

گناہ بھی ہوئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے لڑکے! اللہ پاک سے توبہ کرو، کیونکہ اُس نے قراٰنِ پاک میں اس کا حکم (order) دیا ہے۔ یہ سن کر اُس نے زور سے چیخ ماری (scream) اور کہا: " اللہ پاک کا اِحسان (favour) مجھ تک پہنچتا رہا لیکن پھر بھی میں گناہ کرتا رہا" پھر اُس نے دوبارہ چیخ ماری اور وفات پا گیا۔

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس حکایت سے یہ پیاری بات پتا چلی کہ رمضان کے مہینے میں، گناہ کرنے والوں کو بھی معاف کر دیا جاتا ہے، تو ہمیں اس مہینے سے محبّت کرنی چاہیے، اس کے آنے پر خوش ہونا چاہیے اور اس کے جانے پر افسوس (grief) ہونا چاہیے۔

....

(۱۲) شہزادے کی عید

عِید کے دِن حضرتِ عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے شہزادے (یعنی بیٹے) کو پُرانی قمیص (old shirt) میں دیکھا تو رَونے لگے، بیٹے نے عَرض کی: پیارے ابّا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: پیارے بیٹے! مجھے ڈر ہے کہ آج عِید کے دِن جب لڑکے تمھیں اِس پرانی قمیص (old shirt) میں دیکھیں گے تو تمھارا دِل ٹوٹ جائے گا۔ بیٹے نے عَرض کی: دِل تو اُس کا ٹوٹے جو اللہ پاک کو خوش کرنے والے کام نہ کر سکا ہو یا جس نے ماں، باپ کی جائز باتیں نہ مانی ہوں۔ مجھے اُمّید ہے کہ آپ مجھ سے خوش ہیں تو اللہ پاک بھی مجھ سے خوش ہو جائے گا۔ یہ سُن کر حضرتِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے بیٹے کو گلے لگایا اور اُن کیلئے دُعا فرمائی۔ (مُلَخَّصاً مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب ص308)

پیارے بچّو اور اچھی بچّیو! اس سچّے واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملا کہ رمضان کا مہینا خاص طور پر (especially) اللہ پاک کو خوش کرنے والے کاموں میں گزاریں، ماں باپ کی ہر جائز بات مان کر ان کو خوش رکھیں گے تو اُمید (hope) ہے کہ اللہ پاک بھی خوش ہو جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر عید پر نئے کپڑے نہیں بھی ملے تو کوئی بات نہیں اللہ پاک کی رحمت کو یاد کریں کیونکہ اصل عید (real eid) تو اسی کی ہے جس سے اللہ پاک خوش ہو جائے۔

....